

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ

کا ایک نایاب فتویٰ

احناف پر غیر مقلدین کے بیہودہ اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب  
(یہ فتویٰ ”فتاویٰ رضویہ“ میں نہیں ہے)

# انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں

از

امام اہل سنت مجددین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ امام احمد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی

المعروف بہ محقق و محدث بریلوی



فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نجفی لکھنوی مدظلہ العالی

(کاشی پور کھٹک، انڈیا)

ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت پاکستان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ

کا ایک نایاب فتویٰ

احناف پر غیر مقلدین کے بیہودہ اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب  
(یہ فتویٰ "قادی رضویہ" میں نہیں ہے)

# انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں

ترجمہ

امام اہل سنت مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ امام احمد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی

المعروف بہ محقق و محدث بریلوی رحمہ اللہ

تقدیم و ترتیب و تخریج و تفسیر

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی نگر الہوی مدظلہ العالی

(کاشی پور اتر کھنڈ، انڈیا)

## تفصیلات

کتاب :	انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں
مولف :	امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ
مرتب :	مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی
	مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور انڈیا
نظر ثانی :	مفتی محمد بیت اللہ صاحب مدظلہ النورانی -
سلسلہ اشاعت :	۲
باہتمام :	میشم عباس قادری رضوی
صفحات :	چوبیس (۲۴)
اشاعت :	دسمبر ۲۰۱۲ء - محرم الحرام ۱۴۳۴ھ
ناشر :	ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت، پاکستان
قیمت :	بروے
تقسیم کار :	دار الاسلام (۸- سی جی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)
	والضحیٰ پبلی کیشنز (۸- سی جی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)
	مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ، لاہور)
	مکتبہ اعلیٰ حضرت (داتا دربار مارکیٹ، لاہور)
	دار النور (نزد ستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور)
	مکتبہ رضویہ
	(فیروز شاہ مین گازی کھاد بالقابل شفق ہال آرام باغ نزد ایم اے جناح روڈ کراچی)
	مکتبہ برکات المدینہ (جانب مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

## انتساب

جامع المعقول والمنقول حاوی علی القروع والاصول  
سیف اللہ المسلمول علی اعداء الرسول

## شاہ فضل رسول

قادری بدایونی علیہ الرحمة  
کے نام

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی



## فہرست

5	آغاز سخن
9	عصمت انبیاء علیہم السلام اور عقائد وہابیہ دیوبندیہ
11	استثناء
12	الجواب
12	صرف حنفیہ پر ہی اعتراض کیوں؟
13	غیر مقلد صدیق بھوپالی کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بدعتی و گمراہ کہنا
14	انبیاء کبار و صغائر سے معصوم ہیں۔ قول امام اعظم
16	غیر مقلدین کا انبیاء پر سب و شتم
17	اختلاف زبان و محاورہ سے معنی بدل جاتے ہیں
18	غیر مقلدین کا حنفیہ پر اعتراض محض افتراء ہے
18	زُلتِ انبیا کا معنی و مفہوم
19	اشعریہ اور ماتریدیہ کے نزدیک زُلتِ انبیا کے معنی ترکِ اولیٰ ہے
19	- شیخ الاسلام عبدالعزیز بن احمد بن بخاری کا قول
20	- امام ابوالحسن اشعری کا قول
20	- علامہ شمس الدین قتاری کا قول
20	انبیاء کا مفضول فضل صدیقین کے فضل از فضل سے بھی افضل ہے
21	انبیاء کرام مطلقاً معاصی سے پاک ہیں
21	- علامہ مدق علائی کا قول
21	- امام بخاری کا قول
21	- صاحب بنانی علی الحسامی کا قول
22	غیر مقلدین سے چند سوالات
24	کتابیات

## انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں

## آغاز سخن

”اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ اور رسول پاک کا سچا نائب، علم کا جبل شامخ اور عمل صالح کا اسوۂ حسنہ، مقولات میں بحر ذخار، مقولات میں دریائے ناپیدائنا، اہل سنت کا امام، واجب الاحترام اور اس صدی (چودھویں) کا باجماع عرب و عجم مجدد، تصدیقِ حق میں صدیق اکبر کا پرتو، باطل کو چھانٹنے میں فاروقِ اعظم کا مظہر، رحم و کرم میں ذوالنورین کی تصویر، باطل شکنی میں حیدری شمشیر، دولتِ فقہ و روایت میں امیر المؤمنین اور سلطنتِ قرآن و حدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین اعلیٰ حضرت علی الاطلاق امام اہل سنت فی الآفاق مجدد مآۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلم العلما عند العلما و قطب الارشاد علی لسان الاولیاء و مولانا ولی جمیع کمالات اولانافانی فی اللہ و الباقی باللہ العاشق کامل رسول اللہ ﷺ مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه“ (اعلیٰ حضرت کا یہ جامع دامنِ تعارف حضورِ محدثِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے تاہر میں بنی کانفرنس کے خطبہ صدارت میں پیر فرمایا)

۱۰۔ ارشوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ اس خاکدانِ گیتی پر قدم رنجہ ہوئے اپنے والد گرامی علامہ نقی علی خاں اور شیخ المشائخ ابوالحسن احمد نوری، مولانا عبدالحی صاحب رامپوری اور مرزا غلام قادر بیگ سے علومِ دینیہ کی تکمیل فرمائی۔

چودہ سال کی عمر میں علومِ مروجہ کی تحصیل سے فراغ پایا اور اسی سال مستفتاء پر فائز ہوئے۔ ۱۲۹۵ھ میں والد گرامی کی معیت میں مارہرہ مظہرہ حاضر ہوئے اور تاجدار مارہرہ قطب الاقطاب سیدنا شاہ آل رسول احمدی علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اور سلسلۂ قادریہ میں سدا جازت و خلافت سے نوازے گئے۔

اُپ کا سلسلہ سنا اپنے والد گرامی قدر اور پیر و مرشد سید شاہ آل رسول اور سید احمد زبئی دھلان کی علیہم الرحمۃ کے توسط سے علامہ طحاوی شیخ عبدالحق محدث دہلوی،



مولانا نظام الدین (بانی درس نظامی) اور ان کے علاوہ اکابر علماء و مشائخ عرب و عجم سے مربوط ہے۔

آپ نے بی شمار علوم و فنون پر سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں جو آج بھی قوم سے خراج داد و تحسین وصول کر رہی ہیں احقاق حق و ابطال باطل آپ کا مقصد حیات تھا۔ مکمل زندگی جہاد بالقلم اور جہاد باللسان میں گزاری۔ اسلام یا باپنی اسلام کے خلاف کوئی بات سننے تو طبیعت بے چین ہو جاتی اور زبان و قلم حرکت میں آ جاتے کوئی محفل ہوتی اللہ اور اس کے پیاروں کے ذکر کے ساتھ دشمنان اسلام کی ضرور اور خوب خوب سرکوبی فرماتے۔ ایک مرتبہ بدایوں شریف میں ۱۹۰۹ء میں عرس قادری کے موقع پر ”لا تجد قومایو منون باللہ والیوم الآخر یؤادون من حاد اللہ و رسولہ“ پر آپ نے اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی اور اس میں گستاخان رسالت و دشمنان اسلام کے خلاف اپنی زبان مبارک سے جہاد باللسان کا حق ادا کر دیا۔

اخبار اہل فقہ امرتسر ۲۰ جون ۱۹۰۹ء، ص ۴۰ کا اقتباس ملاحظہ ہو

”جناب مولانا المعظم المحترم مؤید ملت طاہرہ صاحب حج قاہرہ و تصانیف زاہرہ حضرت مولانا الحاج القاری المولوی احمد رضا خاں بریلوی نے آیہ کریمہ ”لا تجد قومایو منون باللہ والیوم الآخر یؤادون من حاد اللہ و رسولہ“ پڑھ کر قریب ڈھائی گھنٹہ نہایت تفصیل جلیل کے تفسیر جمیل بیان کی۔ ثابت کیا کہ ایمان محبت رب العزت و حضرت رسالت ﷺ کا نام ہے اور اس کا کمال بغیر دشمنی دشمنان اسلام کے محال ہے پھر ان فرق کی قدرے تفصیل فرمائی جو دشمنان دین ہیں۔ اس موقع پر بہت زور سے ثابت کیا کہ منکرین ضروریات دین و گستاخان دربار حضرت سید العالمین قطعاً خارج از دائرہ مسلمین ہیں قوی دلیلوں سے بیان کیا کہ ان فرقوں کا رد ضرورت شرعیہ زمانہ کے لحاظ سے نصاریٰ اور آریہ کے رد سے کئی حصہ زائد ضروری ہے کہ شاذ و نادر سچا مسلمان ان نصاریٰ و آریہ کے پھندہ میں پھنسے گا۔“ [اہل فقہ ۲۰ جون ۱۹۰۹ء، ص ۴۰]

نیز زبان کے ساتھ ساتھ قلم کے ذریعہ بھی آپ اعداء دین متین کے خلاف جہاد فرماتے اور شریعت و عاصری تمام تریب و تہذیب کو اپنے نوک قلم سے کچلنے کی ہر ممکن سعی

فرماتے۔ یقیناً آپ کے قلم میں ذوالفقار حیدری کے جوہر نظر آتے تھے اور اس بات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب ۱۹۱۱ء میں آپ نے دیہند وہابیہ کے مسلم الثبوت پیشوا اشرف علی تھانوی کو مراد آباد میں مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا اور مقررہ تاریخ میں آپ وہاں پہنچے تو صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی معیت میں اہل سنت کے ایک جم غفیر نے آپ کا استقبال کیا اور اپنے کاندھوں پر بٹھا کر آپ کو شہر کا دورہ کرایا اور جب آپ مدرسہ قاسم العلوم شاہی کے سامنے پہنچے تو اہل سنت نے بلند آواز سے وہیں پرکھڑے ہو کر کافی دیر تک یہی گنگتایا

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

زیر نظر فتویٰ بنام ”انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں“ (یاد رہے کہ یہ نام راقم نے موضوع کی مناسبت سے رکھا ہے) بھی آپ کے جہاد بالقلم کا ایک حصہ ہے جس میں آپ نے اہل سنت خصوصاً حنفیہ پر غیر مقلدین وہابیہ کی افترا پر دازی و بہتان تراشی کا دندان شکن جواب تحریر فرمایا ہے۔ غیر مقلدین حنفیہ پر انبیاء کرام کو معصوم نہ ماننے اور ان کو گنہگار ماننے کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ میں ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید کرتے ہوئے امام اعظم ابو حنیفہ اور اکابر احناف کی تحریروں اور دیگر علمی و عقلی دلائل و شواہد کی روشنی میں حنفیہ کے انبیاء کرام کو معصوم عن الخطاء ماننے کو ثابت فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حنفیہ الحمد للہ اس الزام سے بری ہیں ہاں البتہ معتزین خود اس کے مرتکب ہیں کہ وہ خود انبیاء کرام بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔

اس فتویٰ کی اشاعت ۱۳۲۳ھ ماہ صفر میں ہندوستان کے مشہور رسالہ ”مخزن تحقیق ملقب بہ تحفہ حنفیہ“ پٹنہ میں ہوئی۔ فہرست مضامین کے خانے میں اس فتویٰ سے متعلق یہ تحریر موجود ہے:

”وہابیہ انہما کے اس گڑھے ہوئے اعتراض کا جواب لا جواب کہ حنفیہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مرتکب فعل حرام جانتے ہیں حتیٰ کہ ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ سے فعل حرام ہوتا تھا۔ واللہ ہذا بہتان عظیم اعادنا اللہ الکریم من افتراء



الفہیم والفہم السقیم

مضمون نگار کا نام کچھ اس طرح درج ہے ”مجدد مآقا حاضرہ صاحب حجت قاہرہ ناصر دین و ملت قاتل تجریت و ہابیت حضرت فاضل بریلوی دام فیضہ الصوری والمعنوی“ فقیر کی تتبع کے مطابق فتاویٰ رضویہ قدیم و جدیدہ اور اعلیٰ حضرت کے دیگر مطبوعہ رسائل میں یہ فتویٰ موجود نہیں ہے۔

یہ فتویٰ احقر کو پیکر اخلاق محترم جناب محمد ثاقب رضا قادری صاحب کے توسط سے پیکر اخلاص و اخلاق جناب محمد ابرار عطاری صاحب سے حاصل ہوا۔ اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی سعادتوں و نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

اخیر میں شکر گزار ہوں پیکر علم و عمل صاحب اخلاص و اخلاق حضرت علامہ مولانا مفتی بیت اللہ صاحب قبلہ۔ دامت برکاتہم القدسیہ۔ کا جنہوں نے پیچھے مصروفیات کے باوجود زیر نظر حاشیہ و تخریج پر نظر ثانی فرما کر میرے حوصلوں کو توانائی عطا فرمائی۔

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان فتویٰ کی کپوزنگ یا حاشیہ و تخریج میں غلطی کا صد فی صد امکان ہے۔ ارباب علم حضرات سے عرض ہے کہ بظہر اصلاح آگاہ فرمائیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

احقر العباد

محمد ذوالفقار خان نعیمی نکر الوی غفرلہ

مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

عصمت انبیاء علیہم السلام اور عقائد و ہابیہ دیوبندیہ

(میشم عباس قادری رضوی)

عصمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کی اُمت کے عقائد مختصراً ملاحظہ کریں تاکہ ان کے باطل عقائد قارئین پر واضح ہو جائیں۔

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب انبیاء علیہم السلام کو صریح جھوٹ بولنے کا مرکب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”دروغ صریح (صاف جھوٹ) بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم (کے جھوٹ) سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں۔“

(تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۲ مطبوعہ کتب خانہ جمعیہ دیوبند ضلع سہارنپور ایضاً صفحہ ۲۵ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اس کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ

”بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شان نبوت (شان نبوت کے خلاف) بایں معنی (اس طرح) سمجھنا کہ یہ معصیت (گناہ) ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی (گناہوں) سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“

(تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۲ مطبوعہ کتب خانہ جمعیہ دیوبند ضلع سہارنپور ایضاً صفحہ ۲۵ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) یعنی نانوتوی صاحب کے نزدیک جھوٹ کو گناہ سمجھتے ہوئے شان نبوت کے منافی سمجھنا اور یہ کہنا کہ انبیاء علیہم السلام گناہ سے پاک ہیں غلط ہے۔ (نعوذ باللہ)

ان عبارات کی بنا پر قاسم نانوتوی صاحب پر مفتیان دیوبند کی طرف سے فتاویٰ جاری ہو چکا ہے کہ ”ان عبارتوں کا مصنف کافر گمراہ ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا۔“

(ماہنامہ تجلی دیوبندی مئی ۱۹۵۶ء صفحہ ۳)

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کے شاگرد اور مولوی شبیر عثمانی دیوبندی صاحب کے بھتیجے مولوی عامر عثمانی فاضل دیوبند عصمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق یوں لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی ”عصمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے کبھی کسی قسم کا گناہ اور قصور سرزد ہی



نہیں ہوتا، ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے۔“

(جلالیات صحابہ صفحہ ۶۳۳ مکتبہ الحجاز پاکستان ۱۹۷۱ء) ”سی“ الخیدری ثانی عالم آباد کراچی (جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب حضرت یونس علیہ السلام کو قصور وار ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔“

(تفہیم القرآن تفسیر سورہ یونس آیت ۹۸ مکتبہ تعمیر انسانیت کمرنگلی سوچی دروازہ لاہور) تفہیم القرآن کے موجودہ ایڈیشن سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی کتاب ”کتاب التوحید“ میں حضرت آدم علیہ السلام کے فعل کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ”آدم وحواء علیہ السلام نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا اس کی عبادت نہیں کی تھی یعنی ان کا یہ شرک ”شرک فی الطاعة“ تھا نہ کہ شرک فی العبادۃ۔“ (کتاب التوحید صفحہ ۶۸ مطبوعہ دار السلام ۳۶، لوز مال، بیکر ٹریٹ سٹاپ، لاہور) نعوذ باللہ۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی نجدی فتویٰ شرک سے محفوظ نہ رہے۔

مولوی حسین خان (غیر مقلد وہابی) نے اپنی کتاب ”رد تقلید“ میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ”انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو جاتی ہے۔“

(صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید مکتبہ المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی صدقہ مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین، بحوالہ جامع الشواہد صفحہ ۱۰ مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور و جامع الشواہد مشمولہ فتح المسکن صفحہ ۳۴ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

مولوی ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام (غیر مقلد وہابی) لکھتے ہیں کہ ”سب افعال اور اقوال آنحضرت صلعم کے تشریحی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔ انتہت خلاصہ کلامہ“

(تحقیق الکلام فی مسئلۃ المعصیۃ والاہام صفحہ ۳۵، ۳۴ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۲۹۸ھ بحوالہ جامع الشواہد صفحہ ۲۹ مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور، جامع الشواہد مشمولہ فتح المسکن صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

مسئلہ:- از چھاؤنی احمد نگر پٹنن نمبر ۱۲۵ امر سلسلہ فشی عنایت اللہ صاحب بوساطت جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب ۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اُس غیر مقلد کے اعتراض کے جواب میں جو رسالہ المستند المعتقد [۱] کو دیکھ کر ہم حنفیوں پر یوں اعتراض کرتا ہے:

(اعتراض) حنفیہ جانتے ہیں کہ نبی ”خطا کار“ ہیں حقیقت میں مذہب حنفی ایسا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قدر ان کے نزدیک ہرگز نہیں ہے دیکھو ”فقہ اکبر“ ص ۹

”والانبياء عليهم الصلاة والسلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر وكانت منهم زلات وخطيات ومحمد صلى الله تعالى عليه وسلم حبيب وعبد ورسوله ونبيه وصفيه ونقيه لم يعبد الا صنم ولم يرتكب صغيرة ولا كبيرة قط“ [۲] اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے خطائیں کیں اور زلّیں ان سے ہوئیں اور زلّت کو انہوں نے فعل حرام لکھا ہے تو گویا کہ حنفیہ کے نزدیک نبیوں سے فعل حرام ہوئے ہیں۔ (نور الانوار)

افعال النبی سوی الزلّة اربعة اقسام مباح ومستحب و واجب و فرض و انما استثنی الزلّة لان الباب لبيان اقتداء الامّة والزلّة

(۱) کتاب مذکور تجلّی العصر حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف ہے علم کلام میں عمدہ اور لا جواب کتاب ہے۔ مزید یہ کہ اس کتاب پر مجدد ملت اربعہ عشر اہل حضرت علیہ الرحمۃ نے ”المستند المعتمد لبناء نجات الابد“ کے نام سے حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ کتاب مذکور حاشیہ کے ساتھ جامع نعیمیہ مراد آباد وغیرہ درس المسند میں داخل نصاب ہے۔

(۲) ترجمہ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور ان سے زلات (زرک افضل و اختیار فاضل) اور خطیات (اجتہادی لغزشیں) واقع ہوئیں اور محمد ﷺ اس کے حبیب، اس کے بندے، اس کے رسول، اس کے نبی، اس کے معنی اور اس کے تقی ہیں انہوں نے نہ بتوں کو پوچھا نہ بھی چھوٹے بڑے گناہ کا اور کتاب کیا۔ فقہ اکبر ص ۸، مطبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ لکھنؤ حیدر آباد دکن۔



لیست مما یقتدی بہ وہی اسم فعل حرام وقع فیہ بسبب  
القصد لفعل مباح فلم یکن قصده للحرام“ (ص ۲۱۱) [۱]  
اس سے واضح ہے کہ حضرت سے بھی فعل حرام ہوتا تھا اگرچہ بغیر قصد کے ہو (مختصراً)  
مہربانی کر کے اس کا جواب عطا فرمائیں۔

### الجواب

یہ یہود وہ بے معنی اعتراض جس کا مفاد صرف جہل و تعصب و بددیانتی و شوخ چٹھی [۲]  
و دریدہ وئی [۳] ہے اس کے مفصل جواب کو مطول کتاب درکار۔ یہاں بقدر کفایت  
چند جمل جملوں پر اقتصار۔

اولاً: مسلمان نئی صحیح العقیدہ کے سمجھنے کو بعونہ تعالیٰ اسی قدر کافی ہے کہ یہ اعتراض  
ان نئے ناپاکوں کا اپنا ایجاد نہیں بلکہ پرانے تجسوس یعنی رافضیوں نے نہ فقط حنفیہ بلکہ تمام  
اہل سنت پر یہی اعتراض کیا اور علمائے اہل سنت نے ان اوندھوں کو تازیانہ [۴] جواب سے  
سیدھا کر دیا۔

ان غیر مقلد صاحبوں فضلہ خواران روافض [۵] نے صرف اس میں اتنی تازگی کی کہ  
اعتراض میں خاص حنفیہ کا نام لیا تاکہ عوام جانیں یہ کوئی عقیدہ خاص حنفیوں کا ہے دیگر  
اہلسنت اسے نہیں مانتے اور یوں ان کے دل میں حنفیت کی طرف سے شکایت پیدا ہو،  
حالانکہ حنفیت و شافعیہ کا اختلاف مسائل فرعیہ نماز و روزہ و حج و شراب [۶] میں ہے نہ کہ معاذ  
اللہ عقائد الہیات و نبوات و معاد [۷] میں۔

(۱) ترجمہ: ”ترک افضل کے علاوہ ہی عقائد کے افعال کی چار قسمیں ہیں مباح، مستحب، واجب اور فرض و زلت  
کو اس لئے مستحبی کیا کہ امت کی اقتدا کے بیان کا باب ہے اور زلت لائق اقتدائیں، اور زلت اس فعل  
حرام کا نام ہے جس میں کوئی شخص جائز کام کے ارادہ کے سبب واقع ہو گیا تو اس کا ارادہ حرام کا نہ تھا“  
نور الانوار اربع حاشیہ قرأت اللکھنوی ص ۱۸۰، مطبع علوی لکھنؤ۔

(۲) بے حیائی و بے باکی۔

(۳) بددیانتی، زبان درازی۔

(۴) گوراز۔

(۵) رافضیوں کا جو حفا کھانے والے۔ (۶) خرید و فروخت (۷) آخرت

عقائد میں چاروں مذہب کے اہل سنت یک جان و یک دل ہیں تو دھرم و دھرم کی یہ تھی  
کہ سب اہل سنت پر اعتراض کیا ہوتا کہ اہل سنت کا مذہب ایسا ہے جس میں انبیاء علیہم  
الصلاة والسلام کی کچھ قدر نہیں اس میں ہمارا یہ نفع تھا کہ عوام اہل سنت کو بھی کھل  
جاتا کہ مختصر صاحب اہل سنت سے خارج گمراہ بدوین ہیں اور تمہارا ایک تو یہ نفع تھا کہ  
جھوٹ اور خیانت اور فریب دہی کی آفت سے بچتے دو سرا یہ کہ تمہارے بڑے بھائی رافضی  
صاحب تمہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے کہ شاباش شاگرد وہم سے سیکھ کر اہل سنت کی مسلمانی  
و سنت پر منہ مارتا تو آگیا امید ہے کہ آگے اور بڑے بول بھی بول چلو جیسے غیر مقلدوں کے  
بڑے گرد و ناب صدیق حسن بھوپالی آنجنابی صاف صاف بجزم تردید [۱] تراویح  
امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ لکھ کر اپنی قبر و حشر کے لئے بڑا سامان  
طیار [۲] کر کے لے گئے۔ [۳] خیر بہر حال بحمد اللہ تعالیٰ حنفیہ خوش و شاد ہیں کہ  
الحمد للہ ہم اہل سنت ہیں اور ہم پر اعتراض کرنے والے رافضی نجلت۔ [۴]

اب اس کا بیان سنئے کہ یہ اعتراض غیر مقلد کی گڑھت نہیں رافضیوں کا پس خوردہ  
[۵] ہے اور فقط حنفیہ پر نہیں تمام اہل سنت پر ہوا اور علمائے اہل سنت نے جواب دیا ہے  
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی ”تحفہ اثنا عشریہ“ میں رافضیوں کے مکروں کے بیان  
میں فرماتے ہیں:

”کید چہارم آنست کہ می گویند کہ اہل سنت در اعتقاد

عصمت انبیاء قصور می کنند و صدور گناہ از انبیاء تجویز می نمایند و

شیعہ در حق انبیاء اعتقاد کمال نزاهت و طہارت دارند صغیرہ و نہ

کبیرہ نہ قبل از نبوت نہ بعد از ان نہ سہواً نہ عمدتاً از ایشان تجویز

(۱) راجع کرتا۔

(۲) تیار۔

(۳) دیکھو مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف ”الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح“

صفحہ: ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، مطبع دار ابن حزم بیروت

(۴) بد مذہب۔

(۵) پناہ ہوا، جوٹھا۔



می کنند پس مذهب شیعہ اقرب بادب است از مذهب اہل سنت [۱]

پھر جواب میں فرماتے ہیں:

"این همه افترا و بہتان و تحریف و مسخ ست زیرا کہ اہل سنت کبائر را عمدتاً و سہواً بعد النبوۃ تجویز نمی کنند و صفائے را سہواً تجویز می کنند بشرطیکہ اصرار بران نشود و کذب را اصلاً لا عمدتاً و لا سہواً لا قبل النبوۃ ولا بعدھا تجویز نمی کنند" [۲]

پھر فرماتے ہیں:

"دریں جا دقیقہ باید دانست کہ شیعہ در اکثر مسائل غلومی کنند و اعلی درجات ہر چیز را مذهب خود می گیرند و نظر بواقع و نفس الامر نمی نمایند پس مذهب ایشان موہوم و غیر واقع می شود بخلاف اہل سنت کہ دیدہ و سنجیدہ قدم می نہند و واقع و نفس الامر مکذب ایشان نمی شود این عقیدہ ہم از جملہ آن

(۱) تہذیب اشعر فی فارسی، صفحہ ۳۸، مطبع تالیفی نولکھو، ایضاً صفحہ ۳۱ مطبوعہ کتب خانہ اشاعت اسلام شیا محل دہلی ترجمہ: "چوتھا کمر یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اہل سنت انبیاء کرام علیہ السلام سے گناہوں سے معصوم ہونے کے سلسلے میں کمی کرتے ہیں اور انبیاء کرام علیہ السلام سے گناہ کے صدور کو جائز مانتے ہیں اور شیعہ انبیاء کے حق میں مکمل پاکیزگی و طہارت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ چھوٹا بڑا نبوت سے قبل اور بعد نہ بھول کر یا جان بوجھ کر جائز نہیں مانتے تو مذہب شیعہ مذہب اہل سنت کے بمقابلہ ادب سے زیادہ سے قریب ہے۔" (تہذیب اشعر فی باب دوم صفحہ ۸۷ اردو مترجم مولوی طلیل الرحمن مظاہری دیوبندی دارالاشاعت اردو بازار مطبوعہ کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبد المجید خان مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۲) اترج سابق ترجمہ: "سب تہمت، جھوٹا الزام و رو بدل اور مخ ہے اس لئے کہ اہل سنت بعد نبوت کبار کو قصہ اور بھول کر جائز نہیں مانتے اور صفائے کو سہواً اجازت مانتے ہیں اس شرط پر کہ اس پر اصرار نہ ہو اور بھولت کو بالکل جائز نہیں مانتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر نہ نبوت سے پہلے نہ اس کے بعد" (تہذیب اشعر فی باب دوم اردو مترجم مولوی طلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبد المجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

مسائل ست زیرا کہ آیات و احادیث ہیشمار ناطق و مصرح اند بصور زلات از انبیا اگر در عصمت غلو نمودہ آید و صدور مطلق جائز نہ گوئیم در تاویل این نصوص غیر از کلمات بارہ بدست مانخواہد ماند پس از ابتدا معنی عصمت را بنوعی باید فہمید کہ دریں ورطہ حیران نشویم" اہ ملخصاً۔ [۱]

ثانیاً: یہ چراغ بکلی [۲] اور روانف کی رشید ظفی [۳] ملاحظہ ہو کہ "فقہ اکبر" شریف [۴] کی عبارت خود نقل کی جس میں امام الامامہ سراج الامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ نے صاف ارشاد فرمایا کہ "تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جملہ گناہان کبیرہ و صغیرہ سب سے پاک و منزہ ہیں" پھر حضور پر نور سید عالم ﷺ کے لئے بالخصوص فرمایا "کہ وہ اللہ کے حبیب و بندہ و نبی و رسول و برگزیدہ و پاکیزہ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی گناہ صغیرہ بھی نہ کیا" پھر اس عبارت کو اس افترا کی سند بناتا ہے کہ خفیہ کے یہاں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ہرگز قدر نہیں۔

سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو تمام کبائر و صفائے ہر قسم کے گناہ سے پاک و منزہ جاننے میں اُن کی قدر کیا ہوئی قدر تو جب ہوتی کہ تمہارے بڑے بھائی رافضیوں کی طرح زبانی دعوے وہ لمبے چوڑے ہو کر مانتا یہ جاتا کہ انبیاء نے معاذ اللہ کبیرہ گناہ بھی

(۱) ترجمہ: "اس جگہ ایک نکتہ جاننا چاہئے کہ شیعہ اکثر مسائل میں غلو کرتے ہیں اور ہر چیز کے بلند درجات کو اپنا مذہب بنا لیتے ہیں اور واقعہ و حقیقت پر نگاہ نہیں رکھتے پس ان کا مذہب وہی اور حقیقت کے خلاف ہوتا ہے۔ اہل سنت دیکھ اور جانچ کر قدم رکھتے ہیں کہ واقعہ اور حقیقت کبھی ان کو جھٹلاتے نہیں ہیں ان کا یہ عقیدہ بھی انہیں تمام مسائل میں سے ہے اس لئے کہ بیشمار آیتیں اور حدیثیں انبیاء علیہم السلام سے زلات کے صادر ہونے پر گویا اور صراحت کرنے والی ہیں اگر انبیاء کی عصمت میں اتنا غلو کریں اور مطلقاً جائز نہ کہیں تو ان نصوص [آیات و احادیث] کی تشریح و تاویل میں سوائے مکمل و کمزور کلمات کے علاوہ ہمارے ہاتھ میں کیا رہ جائے گا لہذا پہلے ہی سے عصمت کے معنی کو اس طور پر سمجھ لیتا ہے کہ اس بھنور میں ہم حیران نہ ہوں۔" اہ ملخصاً۔ (تہذیب اشعر فی باب دوم صفحہ ۸۷ مترجم مولوی طلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبد المجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۲) سینہ زوری، مدیدہ و لیری۔ (۳) شاگردی، سعادت بندی (۴) نفس مصدر



کئے ہیں۔

شاہ صاحب ”تحفہ“ میں بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

”اعجب العجائب آنست کہ شیعه باوصف اہل اعتقاد دور و دراز در کتب خود از ائمہ معصومین روایت کی کنند اخبارے کہ دلالت بر صلور گناہان کبیرہ از انبیاء می کنند بعد از نبوة روى الکلینی باسناد صحیح عن ابی یعقوب [۱] عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان یونس علیہ السلام قد اتی ذنباً کان الموت علیہ ہلاکاً“ [۲]

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ نہیں نہیں خفیہ بلکہ تمام اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کیا قدر ہوتی ان کی قدر تو غیر مقلد صاحبوں کے یہاں ہے کہ بات بات میں انہیں ”ناکارئے لوگ“ کہیں [۳] ”چوڑھے پجار“ گائیں [۴] ”مرکڑی میں ملنا“ کہیں [۵] نماز میں ان کی طرف خیال لے جانے کو اپنے

(۱) ابی یعقوب کتابت کا سہو ہے صحیح ابی یعقوب ہے۔

(۲) تحفہ اثنا عشری فارسی، صفحہ ۳۹، مطبع ہامی فشی ذلکو لکھنؤ۔ ایضاً صفحہ ۳۱ کتب خانہ اشاعت اسلام نیا محل دہلی ترجمہ: ”عجب بالائے تعجب یہ ہے کہ شیعہ اس بلند کی اعتقاد کے باوجود اپنی کتابوں میں ائمہ معصومین سے ایسی خبروں کو روایت کرتے ہیں جو بعد نبوة انبیائے کرام علیہم السلام سے بڑے گناہوں کے صادر ہونے پر دلالت کرتی ہیں (چنانچہ) کلینی نے صحیح سند سے ابی یعقوب سے روایت کیا وہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ یونس علیہ السلام سے گناہ سرزد ہوا تو موت ان پر ہلاک کرنے والی ہو گئی ﴿معاذ اللہ﴾“ (تحفہ اثنا عشریہ اردو مترجم باب دوم صفحہ ۹ مولوی طلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبد المجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۳) دیباچہ وہابیہ کے امام و پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ”جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں“ صفحہ ۷۷، مطبع دارالکتب دیوبند،

(۴) اسی تقویۃ الایمان میں ہے ”یقین مانو کہ ہر شخص خواہ وہ بڑے سے بڑا انسان ہو یا مقرب ترین فرشتہ اس کی حیثیت شان الوہیت کے مقابلے پر ایک چماری حیثیت سے بھی زیادہ ذلیل ہے“ صفحہ ۷۷، مطبع دارالکتب دیوبند۔

(۵) اسی میں لکھا کہ ”میں بھی ایک دن مرکڑی میں ملے والا ہوں“ صفحہ ۳۴، مطبع علمی لاہور، دارالکتب دیوبند سے شائع ہوئی تقویۃ الایمان میں عبارت بدل دی گئی ہے اس میں لکھا ہے ”ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوشِ لحد میں جاؤں گا“ صفحہ ۷۸، مطبع دارالکتب دیوبند۔

”گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر“ بتائیں۔ [۱]

الا لعنة الله على الظالمين الذين يؤذون الله ورسوله ولهم عذاب

مہین۔ [۲]

اس بحث کی قدرے تفصیل کے لئے رسالہ ”الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ“ [۳] ملاحظہ ہو۔ مگر مختصر صاحبوں نے یہاں شاگردی روافض پر قناعت نہ کی بلکہ آریوں پادریوں وغیرہم کھلے کافروں کی بھی تقلید کی وہ کفار معاذ اللہ قرآن عظیم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ”اُس میں خدا کو عیاذاً باللہ (خاک بدہن ملعونان) ”مکار“ بتایا ہے۔ قال تعالیٰ و مکروا و مکروا اللہ واللہ خیر العاکرین [۴] اُن کافروں نے نہ جانا کہ لفظ کے معنی اختلاف زبان و محاورہ سے مختلف ہو جاتے ہیں مگر معنی فریب و دغا و ایصال ضرر خفیہ بنا مستحق مذموم ہے اور اردو میں اسی معنی پر شائع اور بعضی تدبیر خفیہ اضرار مستحق سزا ہرگز مذموم نہیں اور عرب اسی معنی پر اس سے تدرج کرتے ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ ”اگر تم مکر چاہو تو اللہ کہ ہم بڑے ہیں مکر کی“۔ [۵]

(۱) صراط مستقیم فارسی مرتبہ اسماعیل دہلوی، مطبع المکتبہ سلفیہ لاہور کے صفحہ ۸۸ پر ہے: ”و صرف ہمت بسوی

شیخ وامثال آن از معظمین محو جناب رسالت مآب ﷺ باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گناہ خود است“ صراط مستقیم مترجم جو دارالکتب دیوبند سے شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۳۸ پر اس عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے ”اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے قتل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے“

(۲) اللہ کی لعنت ظالموں پر جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے

(۳) رسالہ خدا مصنف علیہ الرحمہ کے قلم کا بہترین شاہکار ہے یہ رسالہ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں تصنیف فرمایا اور اس میں آپ نے عیشوائے وہابیہ و دیباچہ اسماعیل دہلوی کے کفریات اور اس کی تصانیف میں موجود خرافات کے بطلان پر پیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

(۴) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی (ترجمہ کنز الایمان، پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۵۴)

(۵) فتوح الشام، ۱/۵۷، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت، عربی عبارت اس طرح ہے: ”یویدہ حیلہ او مکیدہ فصن واللہ جو ثومۃ الخداع“ اس کا اردو ترجمہ دیوبند کا عالم شہیر احمد انصاری نے اس طرح کیا ہے ”وردان کے دل میں جو بات ہے اور جس کی غرض سے تجھے بھیجا ہے اگر اس کے اندر کسی قسم کا حیلہ اور مکر و فریب مضمر ہے تو تمہیں یہ بات واضح رہنا چاہئے کہ مکر و حیلہ تو اللہ ہمارے =



پھر صدور فعل اور شے ہے اور اطلاق مشتق کہ مفید معنی عادت ہو چیز سے دیگر۔

اتفاقاً کسی سے کسی کام میں بھول ہو جائے تو اسے ”مُحَلِّکُو“ نہ کہیں گے نہ اتفاقاً لغزش پر ”خطا کار“۔ زبان اردو میں اس کا اطلاق جانب معصیت بتا دے [۱] رکھتا ہے اور نہ فقط اردو بلکہ عربی میں بھی اسم قائل معنی تھوڑا [۲] و خورگی [۳] کی طرف مشعر [۴] پہنچا ہوتا ہے تو وہ عبارت جس میں صراحۃً تصریح ہو کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر بڑے چھوٹے گناہ سے مطلقاً پاک و منزہ ہیں اُس سے یہ معنی تراشا کہ حقیقہ جانتے ہیں کہ نبی خطا کار ہیں وہی آریہ و پادریہ کی زلہ خواری [۵] ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ مکار ہے ع

شششہ اعرفہا من اخزم [۶]

ثالثاً: حنفیہ پر محض افتراء ہے کہ اُن کے نزدیک معاذ اللہ کسی نبی کا کوئی فعل معصیت و حرام و نادر و اہم منہ پر آنکھیں ہوتیں تو سو جھٹائی دیتا کہ یہیں یہیں اسی عبارت میں تو صاف ارشاد ہوا ہے کہ تمام انبیاء ہر چھوٹے بڑے گناہ سے مطلقاً پاک و منزہ ہیں پھر یارب وہ کون سا حرام ہے کہ اصلاً گناہ نہیں؟

حرام بھی اگر گناہ نہ ہوا تو کیا چیز گناہ ہوگی؟ بلکہ احمد حنفیہ و علمائے اہل سنت کے نزدیک ذلّت انبیاء علیہم السلام کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ افضل کو چھوڑ کر فاضل کو اختیار فرمایا اسے اصلاً گناہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اُن کی عظمت شان و جلالت قدر کے باعث کبھی ترک افضل پر اُن کا مولیٰ کمال لطف و رحمت کے ساتھ عتاب و محبت

بائیں ہاتھ کا کھیل ہے [فتوح الشام مترجم ۱۱۶، مطبع مکتبہ ملت دیوبند، مزید براں کہ حضرت ضرار نے اپنے اس شعر میں اس کا صاف اظہار فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں: یا ویل من صنع الارصاد یخدعنا و نحن جوفوۃ الامکار و الخدع یعنی اس شخص پر افسوس ہے جس نے ہمیں دھوکا دینے کے لئے کمین گا دیا ہے حالانکہ ہم مکر و حیل کی چیز ہیں۔ [فتوح الشام ۲/۲۸۳]

(۱) سبقت (۲) عادی ہونا (۳) عادی (۴) خبر دینے والا (۵) جو کھا کھاتا۔

(۶) لطف کو پیش پہچانتا ہوں۔ ابن اخزم کا ہے۔ یہ دراصل ابواخزم طائی کے شعر کا مصرعہ ثانی ہے جو زبان عرب میں بطور مثل مشہور ہے یہ عام طور پر کسی شخص کا کسی کی بری عادت میں مشابہ ہونے کو بتانے کے لئے مستعمل ہے اہل حضرت نے اسے یہاں اسی غرض سے بیان کیا ہے اور بتانا چاہا ہے کہ ان لوگوں میں انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخیوں کی عادت آریوں و پادریوں کی طرح ہے کہ وہ لوگ بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہوں میں خوب گستاخیاں کرتے ہیں۔

فرمائے کہ حسنات الابوار سیات المقربین [۱] لہذا ”منع الروض الازھر“ میں عبارت مذکورہ ”فقہ اکبر“ شریف کی شرح میں فرمایا:

(خطیات) ای عشرات بالنسبة الى مالهم من على المقامات

و سنی الحالات [۲]

اسی میں ہے:

اما قوله تعالى عفا الله عنك لم اذنت لهم. الاية [۳] و كذا

قوله تعالى ما كان لنبی ان يكون له اسرى. الاية [۴] فمحمول

على ترك الاولی بالنسبة الى مقامه الاعلیٰ [۵]

اہل سنت و جماعت کی دو عظیم جماعتیں ہیں اشعریہ تابعان امام اجل ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ اور اکثر شافعیہ اسی مسلک پر ہیں اور ماتریدیہ پیروان امام علم الہدی ابوالمصور ماتریدی قدس سرہ اور حنفیہ اسی مشرب پر ہیں ان دونوں امام ہمام نے تصریح فرمائی کہ ذلّت انبیاء کا حاصل صرف ترک افضل و اختیار فاضل۔ امام جلیل الشان کبیر القدر شیخ الاسلام عبدالعزیز بن احمد بن بخاری علیہ رحمۃ الباری ”کشف الاسرار لشرح اصول امام فخر الاسلام بزدوی قدس سرہ القوی“ میں فرماتے ہیں:

”قال الشيخ ابو الحسن الاشعري رحمه الله تعالى في عصمة

الانبياء وليس معنى الزلة انهم زلوا عن الحق الى الباطل وعن

الطاعة الى المعصية ولكن معناها الزلل عن الافضل الى الفاضل

والاصوب الى الصواب وكانوا يعاتبون لجلال قدرهم و

(۱) نیکیوں کی نیکیاں مقرب بندوں کے حق میں کم درجہ رکھتی ہیں۔

(۲) منع الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری، مطبع دار البشائر الاسلامیہ بیروت، ص ۱۷۱، ۱۷۲، (خطیات یعنی لغزشیں ان کی بلند مقامات و حالات کی مناسبت سے)

(۳) ”اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا“ [ترجمہ کنز الایمان پارہ ۱۰، آیت ۴۳، سورہ توبہ]

(۴) کسی نبی کو لایا نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے [ترجمہ کنز الایمان پارہ ۱۰، آیت ۶، سورہ انفال]

(۵) مذکورہ دونوں آیتیں نبی ﷺ کے بلند مقام کی مناسبت سے ترک ادنیٰ پر محمول ہیں۔ [منع الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر، ص ۱۸۱]



المكلف [۱] کی۔ حرکات نبض و درعث و مجلس طبعی و امثال ذالک کو فرض واجب سنت مندوب مباح مکروہ حرام کچھ نہیں کہہ سکتے تکلیف افعال اختیار یہ میں ہے اور فعل اختیاری کو قصد لازم تو جو بلا قصد ہے مقسم ہی سے خارج ہے اس کا حرام و معصیت ہونا ہرگز منظور نہیں ہاں بنظر تشابہ صوری محض بطور مجاز کبھی اطلاق آتا ہے جس کے معنی یہ کہ اگر اس فعل کا کوئی شخص قصد و ارادہ کرے تو اُس کے حق میں حرام و معصیت ہوگا۔

انبیائے کرام مطلقاً معاصی سے پاک و منزہ ہیں خود انہیں علمائے کرام نے جابجا اس کی تصریح فرمائی۔

علامہ دقاق علائی "افاضة الانوار علی متن الانوار" میں فرماتے ہیں:

"افعال النبی ﷺ الصادرة عن قصدو لذا قال (سوی الزلة)

لأنها اسم لفعل غیر مقصود فی نفسه ولیست بمعصية و

تسميتها بها فی و عصی ادم ربه مجاز" [۲]

امام بخاری نے "کشف" میں با آنکہ زلت کی وہی تفسیر مثل نور الانوار ذکر کی صاف فرمایا "ولكن لا یصح وقوع ما هو معصية منه عن الانبياء عليهم الصلاة والسلام فانهم عصموا عن الكبائر عند عامة المسلمين وعن الصغائر عند اصحابنا" [۳] یوں ہی "بنانی علی الحسامی" میں با وصف تفسیر مذکور صریح تصریح کی:

"اما الحرام والمکروه فلا یوجد فی افعال الانبياء صلی اللہ

[۱] ہر وہ جو مکلف سے صادر ہو

(۲) نبی ﷺ کے افعال جو ارادہ صادر ہوئے ہوں اسی وجہ سے ماتن نے سوی الزلة کہا اس لئے کہ زلت اس فعل کو کہتے ہیں کہ خاس جس کے کرنے کا ارادہ نہ ہو اور آیت "وعصی ادم ربه" میں زلت کو معصیت سے تعبیر کرتا بطور مجاز ہے۔ الف، افاضة الانوار علی متن الانوار، ص ۵۶، معطوطة محفوظہ فی مکبہ جامعہ ریاض سعودیہ، ب، افاضة الانوار علی متن الانوار لعصکفی مع نسخت الاسرار لابن عابدین الشامی، ص ۲۰۵، مطبع ادارۃ القرآن کراچی

(۳) "لیکن انبیائے کرام ﷺ گناہ کا قورع ممکن نہیں ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک کہاڑے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مضار سے محفوظ رکھے گئے ہیں" کشف الاسرار لعلاء الدین البخاری [۳/۱۹۹، مہاب افعال النبی ﷺ]

منزلتهم و مکانہم من اللہ تعالیٰ" [۱]

یعنی امام ابوالحسن اشعری نے عصمت انبیاء میں فرمایا زلت کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ حق سے باطل یا طاعت سے معصیت کی طرف لغزش ہوئی بلکہ یہ معنی ہیں کہ افضل سے فاضل اور زیادہ صواب سے صواب کی طرف نزول واقع ہوا اور اُن کی اُس جلالت قدر و منزلت و عزت و وجاہت کے سبب جو انہیں بارگاہ عزت میں ہے اس ترک اولیٰ پر بھی عتاب محبت و لطف و رحمت کیا جاتا ہے۔

محقق علامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد قاری علیہ رحمۃ الباری "فصول البدائع فی اصول الشرائع" میں فرماتے ہیں:

"قال علم الهدی ہی ترک الافضل ای من الانبياء عليهم

الصلاة والسلام" [۲]

یعنی "امام علم الهدی ابونصور ماتریدی نے فرمایا کہ زلت ترک افضل کا نام ہے۔"

اور اس افضل سے بھی مراد وہ ہے جو انبیاء علیہم الصلاة والثناء کی عظمت شان کے لائق اُن کے لئے افضل تھا ورنہ ان کا مفضل کام بھی صدیقین کے افضل از افضل فعل سے افضل ہے۔ تا بدیگر اس چہرہ سد۔ [۳]

دیکھو: بحمد اللہ تعالیٰ یہ عقیدے ہیں حقہ کرام و عام اہل سنت نصرہم اللہ تعالیٰ [۳] کے۔

ثم اقول فعل کہ بلا قصد صادر ہو ہرگز حرام یا معصیت بلکہ اقسام خمسہ سے کچھ نہیں ہو سکتا کہ یہ تقسیم افعال مکلف من حیث ہو مکلف [۵] کی ہے نہ کل ما یصلو عن

(۱) کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البزوی لعلاء الدین البخاری [۳/۲۰۰، باب افعال النبی ﷺ]

(۲) [فصول البدائع فی اصول الشرائع، ۲/۲۲۳، مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت]

(۳) وہاں تک کوئی دوسرا کیا ہے۔

(۴) اللہ ان کی مدد فرمائے۔

(۵) مکلف اس حیثیت سے کہ وہ مکلف ہے۔



تعالیٰ علیہم وسلم لانہم معصومون عن الکبائر عند عامة المسلمين  
وعن الصغائر عند اصحابنا خلافاً لبعض الاشعرية [۱]  
”نسمات الاسحار“ میں فرمایا:

”و هذا الاختلاف انما هو فی جواز الوقوع و عدمه لافى  
الوقوع نفسه کما نبه علیہ اللقانی فی اتحاف المرید“ [۲]

رابعاً: متعصب بد مذہبوں کی عادت ہے کہ دیدہ و دانستہ حق کو باطل ٹھہرا کر اہل حق  
پر ایسی بات سے اعتراض کرتے ہیں جس سے خود انہیں بھی مفر نہیں بلکہ ان پر اس کا ورود  
اشد و اعظم ہو غیر مقلدین اتباع ظواہر کا نام لیتے ہیں ہم پوچھتے ہیں آیہ و عصی تمہارے  
نزدیک کلام الہی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو صریح کافر ہو اور اگر ہے تو تمہارے نزدیک وہ حق  
ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو گھلے کافر ہو اور اگر ہے تو اس فعل کا صدور سیدنا آدم علیہ السلام سے  
قصد آجاتے ہو یا سہو بر تقدیر اول صاف نص قرآن کے منکر ہو۔

قال تعالیٰ ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنیسی ولم نجد له عزماً.  
[۳]

”اور بے شک ہم نے آدم کو پہلے ایک تاکید کی حکم فرمادیا تھا تو وہ بھول  
گیا اور ہم نے اس کا عزم نہ پایا۔“

بر تقدیر ثانی یہی وہ زلت ہے جس سے تم اہل سنت پر معترض تھے اور بحکم قرآن  
ناچار اس کے خود معترف ہوئے فافہم ان کنت تفہم [۴]

خامساً: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ یہ اعدائے اولیاء اللہ براہ تقیہ اکثر اپنی

(۱) ”انبیائے کرام کے افعال میں حرام اور مکروہ نہیں پایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک  
کہائے سے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مغائز سے محفوظ رکھے گئے ہیں بعض اشاعرہ کے برخلاف“

حاشیہ بنانی علی الحسامی ~~کتاب~~ جز اول صفحہ 37/ مکتوبہ رشیدیہ لکھنؤ  
(۲) یہ اختلاف البتہ وقوع کے جواز و عدم جواز کے سلسلے میں ہے خاص وقوع میں نہیں جیسا کہ لقانی نے اتحاف کو شوبہ  
المرید میں اس پر متنبہ کیا ہے۔ [نسمات الاسحار شرح افاضہ الانوار ص ۲۰۶]

(۳) پارہ ۱۶ سورہ طہ آیت ۱۱۵

(۴) اگر کھجور ہو تو کھجور۔

تحریر و تقریر میں ادعا کرتے ہیں کہ ہم تو حضرت امام اعظم علیہ السلام کے معتقد و مداح ہیں انہیں  
امام مجتہد جانتے ہیں ہمارے اعتراض تو آج کل کے حنفیہ پر ہیں اور حقیقتہً ان کے قلوب  
معاون العیوب [۱] میں خود حضرت امام انام و سائر ائمہ اسلام ہی سے بغض کی آگ دہی ہے  
اب دیکھئے نا کہ نام لیا حنفیہ کا اور اعتراض کیا خود امام الائمہ امام اعظم علیہ السلام کی کتاب عقائد  
”فقہ اکبر“ شریف پر اور کتاب مستطاب ”معتقد المنتقد“ سے اس اعتراض واپسی کو  
متعلق کرنا عجیب و غریب [۲] ہے اس کتاب مبارک میں تو اس مضمون کا کہیں پتہ بھی  
نہیں ملے از مفری نتواں برآمد۔ [۳]

ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم. [۴]

وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ و رسلہ و سیدہم و آلہ اجمعین  
آمین.

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب

احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی ﷺ



[۱] غیبوں کی کان۔

[۲] بہت زیادہ تعجب خیز۔

[۳] اور الزام لگانے والا بھی نہیں نکال سکتا۔

[۴] نہیں ہے کوئی طاقت و قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔



## کتابیات

القرآن الکریم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

فقہ اکبر الامام الاعظم ابی حنیفہ

نور الانوار مع حاشیہ قمر القمار

الاتحاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصبیح

تخت اشاعشریہ (فارسی)

تقویۃ الایمان

تقویۃ الایمان

صراط مستقیم (فارسی)

فتوح الشام

منح الروض الازہر شرح فقہ الاکبر

کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام المیر دوی

فصول البدائع فی اصول الشرائع

اقاضۃ الانوار علی متن الانوار

نسبۃ الاسماح شرح افاضۃ الانوار

حفیظ بکڈ پو دہلی

دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد، دکن

دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد، دکن

دارالمنہج، بیروت

مطبع نامی نشی نول کشور، لکھنؤ

مطبع دار الکتاب، دیوبند

مطبع علمی، لاہور

المکتبۃ السلفیہ، لاہور

دار الکتاب العلمیہ، بیروت

دار البھار الاسلامیہ، بیروت

دار الکتاب العربی بیروت، لبنان

دار الکتاب العلمیہ، بیروت

ادارۃ القرآن کراچی

ادارۃ القرآن کراچی پاکستان



## شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد حنیف خاں رضوی (بریلی شریف) کے تاثرات

عصمت انبیائے کرام علیہم التحیۃ والسلام کے تعلق سے مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا یہ وہ مبارک فتویٰ ہے جو محبت گرامی حضرت مولانا محمد ذوالفقار صاحب نعیمی کی تحقیق و تلاش کے اعتبار سے فتاویٰ رضویہ میں نہیں۔ یہی تحقیق محبت محترم جناب محمد ابرار صاحب عطاری لاہوری کی ہے، اور انہوں نے ہی یہ فتویٰ مولانا موصوف کو بھیجا۔ اس طرح کے چند فتاویٰ اور بھی ہیں جو عطاری صاحب نے خود راقم الحروف کو بھی ارسال کیے ہیں اور فرمائش کی ہے کہ اس کو فتاویٰ رضویہ میں شامل کر دیں۔ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کے زیر اہتمام شائع ہونے والے فتاویٰ رضویہ میں یہ تمام فتاویٰ شامل اشاعت ہوں گے، ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔ ابھی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، سیٹنگ اور فتاویٰ کے مخطوطات کو سامنے رکھ کر تصحیح اور پھر تخریج پر نظر ثانی کا کام چل رہا ہے۔

یہ فتویٰ امام احمد رضا قدس سرہ کے دوسرے فتاویٰ کی طرح نہایت تحقیقی اور دہا بیہ کی طرف سے حقیقہ پر لگائے گئے بے بنیاد الزام کا دندان شکن جواب ہے۔ مولانا ذوالفقار صاحب نعیمی نے اس فتویٰ کی تسہیل کے پیش نظر عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کی توضیح کے ساتھ تخریج بھی کر دی ہے، اور یہ تمام کام بحسن و خوبی انجام دیے ہیں، رب قدیر ان کو اس خدمت پر بہتر جزا عطا فرمائے۔ خدمت دین متین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ اور امام احمد رضا کا فیضان ہم سب پر عام و تمام فرمائے،

آمین بحاجہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف